بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم :- اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۳ ظہور ۱۳۴۹ ہش - ۲۳ اگست ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۹۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل رات بذریعہ فون راولپنڈی سے مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ حضور کی اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

حضور کل دس بجے صبح ایبٹ آباد سے بذریعہ کار روانہ ہو کر ساڑھے بارہ بجے کے قریب بخیریت راولپنڈی پہنچے۔ مکرم بریگیڈیر وقیع الزمان خان صاحب کے ہاں کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے احمدیہ مسجد نور میں تشریف لے گئے۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی کامل اتباع الٰہی وعدوں پر یقین اور دامنِ خلافت کے ساتھ والہانہ تعلق کے ساتھ وابستہ ہے۔ احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ ہر قسم کی مخالفتوں اور ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں نظامِ جماعت کی پوری اطاعت کریں اور بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی کو اپنا شعار بنائیں تاکہ ہم ساری دُنیا کو حضرت خاتم الانبیاءؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب کے مکان بیت السلام میں ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب راولپنڈی اور اسلام آباد کے عہدیداران جماعت و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ سے خطاب فرمایا اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔ ساڑھے چھ بجے شام حضور مع اہلِ بیت و خدام ایبٹ آباد روانہ ہو گئے ٭

کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے سورہ العصر کی تفسیر کرتے ہوئے دینی مسائل اور علوم سیکھنے کی اہمیت واضح فرمائی ٭

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

آنحضرتؐ کے صحابہؓ نے جان دیکر اپنا اخلاص ثابت کیا

انہوں نے نہ عزّت کی پرواہ کی نہ جان کی بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہوتے رہے

"صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجّب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو قربان کر دیا۔ نہ عزّت کی پرواہ کی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے۔ اِس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دے کر اخلاص ثابت کیا۔ ان کے نفس بالکل دُنیا سے خالی ہو گئے تھے۔ جیسے کوئی ڈیوڑھی پر کھڑا سفر کے لئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دُنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔

لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دُنیا کا ہوتا ہے اور اسی فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو اور وقتِ مؤجل آ پہنچتا ہے۔ خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔ یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جائینگے غلط ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے؟ ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہو گا۔ مگر اس کا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصّہ نہ ہو۔ توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے لیکن اصل میں یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے"

(ملفوظات جلد ششم صـ۶)

احمدی ڈاکٹر صاحبان کی اہم میٹنگ ـــــ ۳۰ اگست

لیبارٹری اور ایکسرے کا کام جاننے والے دوست بھی اس میں ضرور شامل ہوں

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

خاکسار کی طرف سے الفضل میں ایک نہایت اہم میٹنگ احمدی ڈاکٹر صاحبان کی جو انشاء اللہ العزیز ۳۰ اگست بروز اتوار ہوگی کے بارہ میں اعلان شائع ہو چکا ہے امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی ڈاکٹر صاحبان اس میں شمولیت فرمائیں گے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ خاکسار ان احمدی دوستوں کی خدمت میں بھی جو لیبارٹری اور ایکسرے کا کام جانتے ہوں عرض کرتا ہے کہ وہ بھی ضرور ۳۰ اگست بروز اتوار ربوہ پہنچ جائیں ان کے لئے بھی اس دن آنا ضروری ہے۔ امید ہے ایسے ٹیکنیشن احمدی دوست توجہ فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

(کنوینر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ظہور ۱۳۴۹ ہش

اکثریّت و اقلیّت

محولہ بالا عالم دین نے شیعہ سائل سے کہا ہے کہ جس طرح فلاں ملک میں مالکی فلاں میں شافعی اور فلاں میں شیعہ قانون رائج ہے اسی طرح یہاں سنی یعنی حنفی قانون کے مطابق قانون بنانے میں کیا حرج ہے؟ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان عالم کے نزدیک یہ کوئی بات ہی نہیں اور آپ اس کا جواز یہ دیتے ہیں کہ چونکہ یہاں اکثریت حنفی مذہب والوں کی ہے اسلئے یہاں حنفی فقہ کے مطابق قانون بنایا جائے گا۔

دوسری بات جو ان عالم صاحب نے سائل کی تسلی کے لئے کہی ہے وہ یہ ہے کہ صرف پبلک قانون اکثریت کی فقہ کے مطابق ہوگا۔ پرسنل قانون ہر فرقہ کی اپنی فقہ کے مطابق ہوگا۔ اوّل تو پبلک اور پرسنل کی تفریق ہی اسلامی روح کے خلاف ہے کیونکہ ایک مسلمان کا کوئی فعل ایسا نہیں ہو سکتا جو پبلک پر اثرانداز نہ ہوتا ہو۔ دوسرے اس اندرونی تفریق کی وجہ سے اسلامی سوسائٹی متعین طور پر فرقوں میں تقسیم ہو کر رہ جائے گی اور ہر فرقہ کے حدود متعین ہونے کی وجہ سے کئی قسم کے فسادات معاشرہ میں پیدا ہو جائیں گے۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی واضح ہے کہ ان عالم دین کا یہ کہنا کہ صرف پبلک لاء حنفی فقہ کے مطابق ہوگا۔ اس امر کا اعتراف ہے کہ مالکی اور شافعی اور شیعہ فرقوں کا پبلک لاء حنفی لاء سے مختلف ہے۔ اب جس ملک میں ایک مذہب کے پیرو مختلف پبلک لاء رکھتے ہوں ان میں اندرونی رسہ کشی لازمی ہوگی اور مسلمان کوئی ملک کی ترقی کا کام کرنے کی بجائے اپنے اپنے فرقہ کو برسرِاقتدار لانے کی دائمی کشمکش میں گرفتار ہو جائیں گے اور یہی بات ہے جس نے آج تک مسلمانوں کو دنیاوی علوم و فنون میں ترقی کرنے سے روکے رکھا ہے۔ سنّی شیعہ جھگڑے نے کیا کیا تباہی نہیں کی۔ ذرا تاریخ کے ورق اُلٹ کر دیکھئے۔ امیر تیمور ترکوں پر اس وقت حملہ آور ہوا جب ترک یورپ کے سینے میں گھس گئے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج تک یورپ کے مقابلہ میں مسلمانوں کا قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا ہے۔

ماضی قریب میں اس کی مثال وہابی تحریک کی صورت میں ملتی ہے انہوں نے مسلمانوں کے عقائد کے درست کرنے کے لئے مسلمانوں ہی سے جنگ شروع کر دی اور مکہ مدینہ پر چڑھائی کر کے مسلمانوں کا ایسا قتلِ عام کیا کہ جس کو دیکھ کر تمام یورپ آج تک قہقہے مار رہا ہے اور یہ امر تو کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ہندوستان میں اسلام کو مٹانے کے لئے انگریزوں نے سید احمد شہید کی تحریک کو "وہابی" کے لقب سے تباہ کرنے کی کوشش کی۔

پھر ان عالم صاحب نے مسلمانوں میں اکثریت اور اقلیت کا سوال بھی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں ایک تو غیر مسلموں کی اقلیت ہوگی لیکن خود مسلمانوں کے اندر فرقہ وارانہ اقلیتیں نشوونما پائیں گی اور ہر اقلیت اپنے جداگانہ حقوق کی بناء پر ہر امر میں بٹوارہ کی خواہشمند ہوگی جیسا کہ آجکل شیعہ خاص طور پر کر رہے ہیں۔

حدیث الرسول ؐ

عَنْ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَاَخَذَ بِیَدِیْ، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ"۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل فاتحہ الکتاب صفحہ ۷۴۹ جلد ۲)

حضرت رافع بن معلّٰی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں۔ پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ مجھے سکھانے کے متعلق فرمایا تھا۔ اس پر آپؐ نے کہا یہ سورۃ الحمد ہے۔ یہ سبع مثانی ہے یعنی اس کی سات آیتیں بار بار نازل ہوئیں اور بار بار پڑھی جائیں گی۔ یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے ؂

آجکل دنیا کے مسلمان پہلے ہی کئی قسم کے افتراق و تشتت میں گرفتار ہیں اس میں فرقہ وارانہ فتنہ حکومتی سطح پر داخل کر دینا ایک نہایت ہی خطرناک فعل ہے۔ پاکستان کی سالمیت اور اسلام کی حفاظت اس امر کی متقضی ہے کہ ایسی تحریک کا سر شروع ہی میں کچل دیا جاوے جس کے نتیجہ میں پاکستان مذہبی فرقہ وارانہ جنگ میں ہمیشہ تک کے لئے مبتلا ہو جائیں۔ اگر مسلمانوں کے فرقوں میں اکثریت اور اقلیت کی جنگ شروع ہو گئی تو یقیناً یہ ملک اگر تباہ نہ ہوا تو کمیونزم کے لئے ایک نہایت آسان شکار بن کر رہ جائے گا۔ مسلمان مسلمانوں کے فرقہ وارانہ جھگڑوں سے اُکتا کر اسلام کو نعوذ باللہ خیرباد کہہ دیں گے کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری جیسا کہ عرب ممالک میں ہو رہا ہے ؂

گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

قسط ۲

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض کی بلند شان

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

(سلطان احمد پیر کوٹی)

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۲۱ ظہور ۱۳۴۹ ہش

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ٥

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ٥

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ٥

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ٥

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ٥

(عادیات آیات ۲ تا ۶)

مَیں شہادت کے طور پر ان جماعتوں کو پیش کرتا ہوں جو گھوڑوں پر چڑھ کر اس طرح بے تحاشہ دوڑتی ہیں کہ ان کے گھوڑوں کے منہ سے آوازیں نکلنے لگ جاتی ہیں نیز ان گھوڑسواروں کو جن کی سواریاں چوٹ مار کر چنگاریاں نکالتی ہیں پھر صبح ہی صبح حملہ کرنے والوں کو جس کے نتیجہ میں غبار اُڑاتے ہیں اور لشکر میں گھس جاتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رض کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ان کے دلوں میں جہاد، اسلام کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جان دینے کا اس قدر جوش پایا جاتا ہے کہ جب وہ اپنے زبردست اور کثیر التعداد دشمنوں کے مقابلہ پر جاتے ہیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو ایڑیاں مارتے اور ان کو دوڑاتے چلے جاتے ہیں اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے گھوڑے زندہ رہتے ہیں یا مرتے ہیں۔ وہ منزلِ مقصود سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتے۔ اور ان کے دلوں میں ڈر اور خوف کی بجائے جوش اور امنگ ہوتی ہے۔

پھر فرماتا ہے صحابہ رض اس قدر دلیر اور نڈر ہیں کہ وہ دشمن پر شبخون نہیں مارتے۔ اور نہ وہ ان پر یکدم حملہ کرتے ہیں مبادا کہ دشمن ناواقفیت میں مارا جائے بلکہ وہ دشمن کے قریب پہنچ کر منزل کرتے ہیں۔ کھانا پکاتے ہیں اور رات بسر کرتے ہیں۔ پھر جب صبح ہوتی ہے تو وہ دشمن کو ہوشیار کر کے اس پر حملہ کرتے ہیں اور یہ حملہ ان پر اس طرح سخت ہوتا ہے کہ دشمن فوراً گھروں سے باہر نکل آتا ہے عام طریق یہی ہے کہ میدان جنگ میں ہر فریق رات کو آگ بجھا دیتا ہے تا دشمن کو ان کی اصل پوزیشن کا علم نہ ہو اور وہ اسے نشانہ نہ بنا سکے۔ لیکن صحابہ کی یہ حالت ہے کہ ان کی آگیں میدانِ جنگ میں رات کو بھی جلتی رہتی ہیں اور یہ ان کے بہادر اور نڈر ہونے کی علامت ہے۔

اس آگ کا یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ مسافر اور بے کس و مجبور لوگ اسے دیکھ کر مسلمانوں کے پاس آجاتے ہیں۔ اور وہ ان کی مہمان نوازی کے فرائض ادا کرتے ہیں۔

پھر صحابہ صرف اس وقت ہی بہادری نہیں دکھاتے جب دشمن دُور ہو بلکہ اس وقت بھی ان کا جوش تیز ہوتا ہے جب دشمن سامنے آجاتا ہے اور وہ اس جوش سے حملہ کرتے ہیں کہ گو صبح کا وقت ہوتا ہے اور گرد و غبار بیٹھی ہوئی ہوتی ہے لیکن دشمن کے یکدم باہر نکل آنے اور ان کے اپنے گھوڑوں کے ٹاپوں سے گرد و غبار اُڑ کر فضا کو بھر دیتی ہے۔

صحابہ ہمیشہ دشمنوں میں گھس کر دست بدست لڑائی کرتے ہیں۔ اور اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ کوئی عورت، بچہ، بوڑھا، راہب یا لڑائی میں عملاً حصہ نہ لینے والا ان کے ہاتھوں قتل نہ ہو۔ پھر جب وہ ہمارے حکم کے مطابق تلوار اٹھاتے ہیں تو وہ منٹوں میں اپنا سارا کام ختم کر کے دشمن کو مغلوب کر لیتے ہیں اور فتح و کامرانی کا پرچم لہرا دیتے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رات پڑنے پر لڑائی بند کر کے اُسے اگلی صبح تک ملتوی کرنا پڑا ہو۔

تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ عملاً ایسا ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۲۷ غزوات لڑے گئے۔ سرایا ان کے علاوہ ہیں۔ ان سب میں کبھی یہ صورت پیدا نہ ہوئی کہ جنگ رات کو ختم نہ ہوئی ہو اور اسے دوسری صبح تک ملتوی کرنا پڑا ہو۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ٥

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ٥

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ٥

(صافات آیات ۲ تا ۴)

مَیں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں ان نفوس کو جو دشمنانِ اسلام کے سامنے صفیں باندھے کھڑے ہیں اور جو بُرے کام کرنیوالوں کو ڈانٹتے ہیں اور ذکر الٰہی (یعنی قرآن) کو پڑھ پڑھ کر سُناتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ صحابہ رض کی صفات کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ دشمنانِ اسلام کے سامنے صف آرا ہو جاتے ہیں اور اجتماعی شکل میں اس کے آگے ایک بند باندھ دیتے ہیں۔ اس کو آگے بڑھنے نہیں دیتے۔ اور نہ صرف وہ دشمن کے خلاف دفاعی پہلو سے کارروائی کرتے ہیں بلکہ وہ اس کارروائی کے بعد دشمن پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس کی صفوں میں گھس جاتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ وہ جنگی کارروائیوں میں جبکہ طاقتور اور کثیر التعداد دشمن ان کے سامنے ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی کو نہیں بھولتے بلکہ وہ دست با کار و دل بایار کے مصداق ہوتے ہیں۔

ان آیات کے الفاظ سے صحابہ رض کی یہ صفات بھی ثابت ہوتی ہیں کہ وہ باجماعت عبادت کے عادی ہیں اور دوسرے لوگوں کو معاصی اور گناہوں سے روکتے ہیں اور خود بھی قرآن کریم کے احکام کی اطاعت کرنیوالے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاِذَا الْجِبَالُ نُصِبَتْ ٥

(الغاشیہ)

اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح گاڑے ہوئے ہیں۔

اس آیت میں صحابہ رض کو پہاڑ سے تشبیہہ دی ہے۔ اور اس طرح بتایا ہے کہ یہ لوگ اپنے دشمنوں کے سامنے پتھر کی طرح گڑ جاتے ہیں اور ان کی پیشقدمی روک دیتے ہیں اور دشمن کی خطرناک کوششوں کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں ہلتے۔

پہاڑوں پر برف گرتی ہے جو موسم گرما میں پگھل کر ملک کی سرسبزی کا موجب بنتی ہے۔ اکثر دریاؤں کے منبعے پہاڑوں میں ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح صحابہ رض کو پہاڑ کہہ کر بتایا کہ اب دنیا سے فتنہ و فساد ان سے ہی دُور ہوں گے اور دنیا کی ترقی انہی کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان سے جدا ہو کر ترقی کا حصول ناممکن ہے۔

صحابہ رض کے شوقِ جہاد کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ

(توبہ آیت ۹۲)

اور نہ ان لوگوں پر کوئی ا[illegible] الزام ہے جو تیرے پاس اُس وقت آئے جب جنگ کا اعلان کیا گیا تھا اسلئے کہ تو اُن کو کوئی سواری مہیا کر دے تو تُو نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس پر تمہیں سوار کراؤں اور یہ جواب سُن کر وہ چلے گئے اور اس غم میں ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ افسوس ان کے پاس کچھ نہیں جسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔

یعنی بعض صحابہ رض مالی لحاظ سے کمزور تھے اور لڑائی کے لئے ضروری سامان وہ مہیا نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی حالت کے پیشِ نظر ان پر کوئی الزام نہیں آتا تھا لیکن جہاد جیسی عظیم قربانی سے محرومی کو وہ اتنی اہمیت دیتے تھے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے تھے اور ان کی دلی خواہش ہوتی تھی کہ کسی طرح ان کے جہاد میں شامل ہونے کا سامان ہو جائے احادیث میں آتا ہے کہ غرباء صحابہ رض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہماری مالی حالت ہمیں جہاد سے محروم کر رہی ہے۔ یا رسول اللہ! کوئی ایسا انتظام فرما دیں کہ ہم اس سے محروم نہ ہوں اور ہم کوئی بڑی چیز بھی نہیں مانگتے۔ ہمارے پاؤں میں جوتیاں نہیں اور ہم ننگے پاؤں تپتی ہوئی ریت اور گرم پتھروں پر سفر نہیں کر سکتے۔ یا رسول اللہ! ہمیں جوتیاں مہیا کر دی جائیں تا ہم سفر کے قابل ہو سکیں۔ کتنا عظیم شوق تھا انہیں جہاد کا۔ اور کتنی عظیم تھیں وہ ہستیاں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں۔

صحابہ کرام رض نے قیصر و کسریٰ [illegible]

کا ایسا عظیم الشان نمونہ دکھایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝

(الاحزاب آیت ۲۴)

ان مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا سچا کر دیا یعنی لڑتے لڑتے مارے گئے - اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں - اور اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل انہوں نے نہیں آنے دیا -

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ صحابہؓ نے مجھ سے میری راہ میں جان دینے کا عہد کیا تھا اور پھر اس عہد کو انہوں نے نبھانے کی پوری کوشش کی - چنانچہ بعض کو ایفائے عہد کا موقعہ مل گیا ہے اور انہوں نے میری راہ میں جان دے کر شہادت کا مرتبہ حاصل کیا ہے اور جو ابھی زندہ ہیں وہ موت کے نظاروں کو دیکھ کر بدل نہیں گئے بلکہ وہ اس انتظار میں ہیں کہ انہیں جلد ایسا موقعہ مل جائے کہ وہ اپنی جانیں پیش کر کے میرے حضور سرخرو ہو جائیں -

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ کہہ کر کسی مومن کو اس وفاداری کے سرٹیفکیٹ سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا کیونکہ اس برگزیدہ جماعت میں سے کوئی فرد بھی اس جذبہ سے خالی نہیں تھا - ہاں ہر الٰہی جماعت میں ایک طبقہ منافقین کا بھی شامل ہو جاتا ہے جو حقیقی مومن کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے اسلئے یہ الفاظ کہہ کر اس طبقہ کو مومنوں سے علیحدہ کیا گیا ہے -

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے تو یہ کہا تھا کہ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ - کہ اے موسیٰ! تو جا اور تیرا رب دونوں لڑتے پھرو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں - لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی شان ہی نرالی تھی - ان کی حالت عسر کی ہو یا یسر کی وہ ہر حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور آپؐ کی خاطر ہر دم جان تک قربان کرنے کے لئے تیار رہے - اللہ تعالیٰ ان کی اس شان کو یوں بیان کرتا ہے :-

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(توبہ آیت ۱۱۷)

اللہ نے نبی اور مہاجرین اور انصار پر بڑا فضل کیا ہے (یعنی ان لوگوں پر) جنہوں نے اس (نبی) کی تکلیف کی گھڑی میں جبکہ ان میں سے ایک گروہ کے دل کسی قدر شک میں پڑ گئے تھے اتباع کی - پھر اس نے ان (کمزوروں) پر بھی فضل کر دیا - وہ ان (مومنوں) سے یقیناً محبت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صحابہؓ کا برگزیدہ گروہ ہر تنگی اور عسر کے وقت وفادار رہا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا - کوئی بڑی سے بڑی مصیبت انہیں اس کام سے روک نہ سکی اور اس کے نتیجہ میں وہ میرے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کے مورد ہوئے -

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اس برگزیدہ گروہ کی یوں تعریف کرتا ہے :-

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝
وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝

(النازعات آیت ۲ تا ۶)

مَیں ان ہستیوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو پوری توجہ سے علوم دینیہ کو کھینچتی ہیں اور ان ہستیوں کو جو خوب اچھی طرح گرہ باندھتی ہیں اور ان (ہستیوں) کو جو دُور دُور نکل جاتی ہیں - پھر (دنیا کا) کام (چلانے) کی تدبیروں میں لگ جاتی ہیں -

ان آیات کے جامع و مانع الفاظ میں صحابہؓ کی کئی ایک صفات گنوائی گئی ہیں - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا - صحابہؓ تیر انداز ہیں اور ایسے تیر انداز ہیں کہ اغراق کی کیفیت انہیں حاصل ہے - جب وہ اس کام میں لگ جاتے ہیں تو انہیں تن بدن کا ہوش نہیں رہتا - اور وہ اس کو انتہاء تک پہنچا دیتے ہیں - چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بدر کی جنگ میں صحابہؓ اپنے سے تین گنا دشمن کے مقابلہ میں جا ڈٹے - یہ جنگ زیادہ تر تیروں کی جنگ تھی - صحابہؓ نے جب تیر ہاتھ میں پکڑ لئے تو "غرقاً" کا ایسا ثبوت دیا کہ جب تک تن میں جان رہی انہوں نے کمان کو ہاتھ سے نہ چھوڑا -

پھر فرمایا - مَیں نے ان کے اندر ایسی قابلیتیں پیدا کر دی ہیں کہ ان لوگوں کو سیادت اور کامیابی حاصل ہو گی - اور یہ اپنے عمل سے دکھا دیں گے کہ ان کے دلوں میں ترقیات کو حاصل کرنے کا شوق ہے -

پھر فرمایا - صحابہؓ اپنے نفوس کو ایسی تمام باتوں سے روکتے ہیں جن سے رُکنا چاہئے اور ان میں یہ مادہ پایا جاتا ہے کہ جب انہیں بتا دیا جائے کہ فلاں بات بُری ہے تو پس سے فوراً رُک جاتے اور پھر اپنے نفوس کو اس حد تک روکتے ہیں کہ اپنے نفوس پر غالب آ جاتے ہیں اور پھر یہ دوسروں کی بھی اصلاح کرتے ہیں - یہ دو قابلیتیں ایسی ہیں جو قوم کو ترقیات کی طرف لیجاتی ہیں اسلئے لازماً یہ گروہ بھی ترقیات سے نوازا جائے گا -

پھر فرمایا صحابہؓ میں نیکی کی طرف ایسی کشش پیدا ہو گئی ہے کہ وہ اس کی طرف اس طرح رغبت کرتے ہیں جیسے انسان اپنے اہل و عیال کی طرف رغبت کرتا ہے - گویا صحابہؓ صرف بدیوں سے ہی نہیں رُکتے بلکہ ان کے اندر امانت، انصاف، خوش خلقی، رحم، محنت، علم، غرباء پروری، مسافروں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری وغیرہ نیکیاں پیدا ہو گئی ہیں اور یہ لوگ اپنے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت اختیار کر گئے ہیں اور آپؐ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں -

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا - جنگوں کے نتیجہ میں صحابہؓ کا برگزیدہ گروہ ہلاک نہیں ہو گا بلکہ وہ جیتے گا اور رسیوں سے اپنے دشمنوں کو باندھے گا اور قید کرے گا - بدر کی جنگ میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی - صحابہؓ نے جنگ میں بہت سے مشرکین کو قید کیا اور انہیں رسیوں سے باندھا -

پھر فرمایا - یہ برگزیدہ افراد ہر قسم کی محنت برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں - ان کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا، کوئی مددگار نہیں ہوتا - کوئی انہیں نیکیوں کی طرف ترغیب دینے والا نہیں ہوتا، مگر پھر بھی یہ قومی خدمت کرتے چلے جاتے ہیں - ان کا مجھ سے مضبوط تعلق ہے اور یہ لوگ اسلام کی خاطر دنیا میں پھیل جانے والے ہیں - ان کے دلوں میں اپنے وطن کی جھوٹی محبت نہیں بلکہ جب بھی ضرورت ہو گی یہ اپنے وطن کو خیرباد کہہ دیں گے - اور اس کی قربانی میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے -

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا - صحابہ فنونِ جنگ کے بڑے ماہر ہیں - چنانچہ قیصر و کسریٰ سے جب مسلمانوں کا مقابلہ ہوا تو گو مقابلہ میں بڑی مشاق اور مسلح فوجیں تھیں اور تعداد میں بھی بہت زیادہ تھیں لیکن مسلمان غالب ہوئے -

پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ اسلامی جنگیں دُور دُور تک پھیل جائیں گی اور مسلمان فوجیں ہر طرف دشمن کو دباتی چلی جائیں گی - نیز اس طرف اشارہ کیا کہ یہ پاک گروہ نیکی کے کام کو بصد شوق و رغبت کرتے ہیں اور دین کی خدمت کے بدلہ میں کسی انعام اور اجرت کے طالب نہیں ہوتے -

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا - صحابہؓ غرباء ہوں یا امراء سب میں سبقت کی روح اس قدر پائی جاتی ہے کہ وہ جان دینے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں - جنگوں میں وسعت پیدا ہو جائے گی لیکن یہ ان سے تھکیں گے نہیں بلکہ ہر دم ہر آن ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرینگے - یہی حال ان کا دوسری نیکیوں کے سلسلہ میں ہو گا -

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا - صحابہؓ کی حکومت کی وجہ سے دنیا پر ملائکہ کی حکومت ہو گی اور ان ملائکہ کی وجہ سے جو خدا کی ہر بات مانتے ہیں - خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو جائے گی - دنیا کی ترقی اور اصلاح ان کا مقصدِ زندگی ہے -

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی مصلح موعود تھے

(از مکرم غلام رسول صاحب پنشنر ڈیرہ غازیخاں)

دعویٰ ماموریت سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اسلام کے لئے بڑی غیرت اور جوش تھا آپ کی یہی خواہش تھی کہ اسلام سربلند ہو اور لوگ اپنے رب کو پہچان لیں۔ یہی لگن آپ کو آٹھوں پہر بے قرار رکھتی تھی مسلمانوں کی دین سے بے رغبتی اور خستہ حالی کو دیکھکر دل میں کڑھتے تھے۔ اُن ایام میں ہر طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے تھے۔ عیسائی پادری حکومت کے زور پر مسلمانوں پر یورش کر رہے تھے۔ چار لاکھ کے قریب مسلمانوں کو انہوں نے عیسائی بنا لیا تھا۔ دوسری طرف آریہ سماج اور برہمو سماج اسلام کو مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔ مسلمان ہر جگہ پسپا ہو رہے تھے۔ ان حالات کو دیکھکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کو بہت غم لاحق ہوا۔ کہ اب کیا ہوگا۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے سامان کرے اور کوئی نشان دکھائے جس کے ذریعہ سے لوگوں پر اسلام کی صداقت کھل جائے۔ حضور نے اسلام کی صداقت پر چند کتابیں لکھیں۔ تقاریر اور مباحثے بھی کئے مگر حالات بگڑتے جاتے تھے۔ چنانچہ یہی بے قراری آپ کو ہوشیار پور لے گئی۔ سوچا۔ کہ وہاں یکسو ہو کر اپنے رب سے التجائیں کریں گے کہ وہ اسلام کی صداقت کے لئے کوئی نشان دکھلائے۔ جس سے اسلام غالب آئے۔ وہاں چالیس دن کی شبانہ روز دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً مندرجہ ذیل بشارات دیں۔

"میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے پایۂ قبولیت جگہ دی ۔۔۔۔۔

اے مظفر تجھ پر سلام۔ فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے ۔۔۔۔"

اس کے ساتھ بطور ایک خاص نشان کے ایک لڑکے کی پیدائش کی بشارت دی گئی۔

"تجھے ذکی غلام ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا اور وقوموں اُس سے برکت پائینگی"

اور بھی بہت سی صفات کا ذکر کیا گیا۔ جو بوجہ طوالت چھوڑتا ہوں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ شائع کر دیا۔ اور لکھا کہ جن صفات کے حامل بچہ کی خبر اس پیشگوئی میں دی گئی ہے۔ وہ نو سال کے اندر پیدا ہو جائے گا۔ یعنی ۱۸۹۵ء تک۔ یہ اشتہار ہندوستان میں پھیلایا گیا۔ چنانچہ بعض اطراف سے اس پر اعتراض ہوئے ایک نے لکھا کہ نو سال کی میعاد تو بہت زیادہ ہے اس میں کافی گنجائش ہے۔ یعنی ایک بیوی سے اگر بچہ پیدا نہ ہو تو دوسری شادی سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر حضور نے اس پر لکھا۔ کہ جن صفات خاص کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے اگر وہ چند بھی ہوتی تو پھر بھی اس کی عظمت میں فرق نہ آتا۔ کیونکہ نو برس تک خود اپنے زندہ رہنے کا حال معلوم نہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عرصہ میں کسی قسم کی اولاد ہوگی۔ چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے کا یقین کیا جائے۔ آپ نے فرمایا میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں عمر ۵۰ سال تجاوز کر چکی ہے اس پیشگوئی کو تحدی سے کون پیش کر سکتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت نہ ملے۔ پھر یہ کہ نو برس کی میعاد تو انتہائی ہے۔ اس سے جلدی بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

پس وہ موعود لڑکا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ یعنی تین سال کے بعد پیدا ہو گیا۔ اور پھر آپ نے اپنی کتاب سراج منیر میں جو ۱۸۹۷ء کو شائع ہوئی۔ صاف طور پر لکھا۔ کہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد کے اندر پیدا ہوا۔ اور اب وہ نویں سال میں ہے۔

غرض حضور نے اس عظیم الشان پیشگوئی کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ہی قرار دیا اور حضور اپنی زندگی ۔۔۔ میں اس بات پر یقین رکھتے تھے۔ ایک بار جب آپ کو مقامی سکول میں داخل کیا گیا اور آپ کتابی علوم میں دلچسپی نہ لیتے تھے۔ تو ایک استاد نے حضور سے شکایت کر دی۔ تو حضور نے فرمایا کہ جس حد تک یہ شوق سے پڑھتا ہے پڑھنے دو۔ ہمیں ان پڑھائیوں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کے متعلق الہام تھا۔ کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائیگا۔

دوسری شہادت حضرت خلیفہ اول کی ہے کہ وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اس پیشگوئی کا مصداق سمجھتے تھے۔ اور جب آپ چھوٹے تھے اور مولوی صاحب کے پاس آتے تو حضرت مولوی صاحب ادب سے کھڑے ہو جاتے سر پر بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے ہر وقت کہتے رہتے میرا پیارا محمود میرا پیارا محمود۔ چنانچہ ایک بار اپنے ایک خطبہ میں کہہ دیا۔ کہ

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں۔ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکا وہ یہ ہے کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان تونسوی کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے یہ بات یاد رکھو۔ کہ میں نے کسی مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔" (بدر ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض چھوٹی عمر میں ہی مسند خلافت پر بیٹھے اور ۷۸ سال کی عمر تک خلافت کی۔ اور جب آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کی خلافت کا ایک ایک دن اس بات کا گواہ ہے کہ آپ ہی فرزند موعود تھے۔ اور جو جو صفات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی تھیں۔ وہ ایک ایک کر کے پوری ہوئیں۔ آپ ہی کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور حضرت مسیح موعود کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ اور آپ ہی ذریعہ سے یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں اسلام کے غلبہ کی بنیاد رکھی گئی۔ مراکز قائم ہوئے۔ مساجد تعمیر ہوئیں۔ قرآن مجید کے تراجم ہوئے۔ لاکھوں نے آپ ہی کے ذریعہ سے دین حق کو قبول کیا۔ کروڑوں اسیروں کی رستگاری کا موجب بنے قوموں نے ان سے برکت پائی۔ اور اب تو یہ حال ہے کہ احمدیت پر سورج غروب ہی نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ جہاں تک آپ کی ذاتی خوبیوں کے الہامات کا تعلق ہے وہ بڑے آب و تاب سے پورے ہوئے۔ ان کی تعداد خطبات۔ تفاسیر اور دیگر تحریرات کو اگر یکجا کیا جائے تو دفتر کے دفتر بھر جائیں۔ اور ان کے پڑھنے کے لئے ایک عمر درکار ہوگی۔

وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب بنے پھر اسی پر بس نہیں بلکہ انہوں نے اپنی ہر ایک چیز اسلام کی سربلندی اور عظمت کے لئے قربان کر دی۔ وقت قربان کیا مال قربان کیا۔ صحت قربان کی۔ بیوی بچوں کو قربان کیا۔ حتیٰ کہ جان تک قربان کر دی۔ بچوں کی قربانی اس طرح کہ ان کو اپنے خرچ پر پڑھایا اور اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اور پھر ان کو حکم دیا۔ کہ وہ سلسلہ کے کام کے سوا اور کوئی کام نہ کریں۔ اگر وہ دنیا کماتے تو لاکھوں روپیہ کما سکتے تھے۔ مالی قربانی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جتنا چندہ خدمت دین اور اشاعت اسلام کے لئے وہ خود دیتے تھے۔ جماعت کا مالدار سے مالدار آدمی بھی اتنا نہ دے سکا۔ غرض کام سلسلہ کا کیا اور اپنے اخراجات خود برداشت کئے ایک حبہ تک جماعت سے نہ لیا۔ پس یہ حقائق ہیں ان کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

ان باتوں کو دیکھکر دوست کہتے تھے کہ حضور آپ ہی مصلح موعود ہیں مگر حضور کو تامل تھا۔ کہ جب تک اللہ تعالیٰ خود نہ بتائے۔ دعوےٰ کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ ۵ جنوری ۱۹۴۴ء کی شب کو اللہ تعالیٰ نے بمقام لاہور الہام کے ذریعہ خبر دی کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں اور اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ تو پھر آپ نے مختلف شہروں میں جلسے کر کے اس امر کا اعلان کیا۔ لاہور کے جلسہ میں جو اعلان کیا وہ یہ تھا۔

"۔۔۔۔ آج اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔ جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچیگا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔"

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ کو ۹ ماہ سے کمر کی ہڈی میں سخت تکلیف ہے۔ جس سے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ اب کمر پر پلستر کرایا گیا ہے جو تین ماہ تک رہے گا دیگر ادویہ سے بھی علاج ہو رہا ہے احباب جماعت درد دل سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد رشید ۔۔۔ النصر ربوہ

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر مجلس شوریٰ انصار اللہ بھی انعقاد پذیر ہوتی ہے اس شوریٰ میں مجلس انصار اللہ کی ترقی کے بارہ میں مفید تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ شوریٰ کے لئے ایجنڈا سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ماہ پہلے تیار کر کے غور کے لئے مجالس کو بھجوا دیا جاتا ہے۔ مجلس کی ترقی کے لئے راہیں سوچنا ہر مجلس کے لئے ضروری ہے اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ مجلس کی بہتری کے لئے تجاویز سوچیں اور ان کو اپنی مجلس عاملہ کی منظوری سے معین الفاظ میں خوشخط لکھکر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ مرکز میں تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۳۰ تبوک/ستمبر رکھی گئی ہے۔ مجالس کوشش کریں کہ اس سے پہلے پہلے اپنی تجاویز مرکز میں حسب قواعد بھجوا دیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے۔ جو کہ ۱۹ اگست سے ۲ ستمبر تک ۱۰/- روپے لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل اور دیگر ضروری سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں) سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

امتحانات خدام الاحمدیہ کے جوابی پرچہ جات

جن قائدین مجالس نے ابھی تک خدام کے مرکزی امتحانات کے جوابی پرچے نہ بھجوائے ہوں وہ فوری طور پر ارسال کر کے ممنون فرماویں۔

(مہتمم تعلیم)

درخواست دعا

میری اہلیہ کی طبیعت چند دنوں سے گردوں کی خرابی کی وجہ سے خراب ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(امین احمد ملتان)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ ظہور ۱۳۴۹ ہش بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۷۰ء بعد از نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بیٹے عزیزم ناصر احمد چیمہ حال گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ شاہدہ بشیر محمد ہمشیرہ چوہدری محمد لطیف صاحب لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

- چوہدری فیض احمد چیمہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ -

گورنمنٹ پالی ٹیکنک سیالکوٹ

میں داخلہ شام کی کلاسز میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواست بنام پرنسپل صاحب ۱۵/۹/۷۰ تک پہنچ جانی چاہیے

کورسز		تعلیمی قابلیت
۱۔ بلڈنگ ڈرافٹس مین	کورس دو سالہ	میٹرک ڈرائنگ کے مضمون کے ساتھ
۲۔ مکینکل	″	″
۳۔ آٹو اینڈ ڈیزل مکینک	″	میٹرک سائنس گروپ
۴۔ الیکٹریکل پروائرز (ابتدائی کورس)	یک سالہ	مڈل پاس میٹرک کو ترجیح

درخواست کا فارم پچاس پیسے کا پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل۔ نیز اپنے پتہ کا لفافہ جس پر ۲۰/- پیسے کے ٹکٹ لگے ہوں۔ بھیجکر پرنسپل صاحب کے دفتر سے حاصل کریں

گورنمنٹ وِیونگ اینڈ فنشنگ سنٹر شاہدرہ میں داخلہ ۷۱-۱۹۷۰ء

تعلیمی کورسز ۱۔ Diploma in textile dying Bleaching finishing and Painting

یہ کورس ۲½ سال کا ہوگا۔ شرائط داخلہ۔ میٹرک سائنس گروپ۔ ایف۔ اے ایف۔ ایس۔ سی کو ترجیح۔

۲۔ مندرجہ بالا شعبہ جات میں سرٹیفکیٹ کورس ۱½ سالہ ہوگا۔ امیدوار کم از کم مڈل پاس ہونا چاہیے۔ میٹرک کو ترجیح دی جائے گی۔

۳۔ سرٹیفکیٹ کورس صرف Weaving ۲ سالہ ہوگا۔ میٹرک۔ ایف اے کو ترجیح دی جائے گی۔ مجوزہ فارم درخواست متعلقہ انسٹیٹیوٹ کے منیجر صاحب (اپنے پتے کا لفافہ بھیجکر حاصل کریں۔ (بنام منیجر صاحب) درخواست بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۱/۸ ۔ تعلیمی چال چلن کے مصدقہ سرٹیفکیٹ ہمراہ درخواست ضروری۔ (پ۔ ٹ ۱۶/۸)

کامن ویلتھ میڈیکل سکالرشپ برائے پوسٹ گریجوایٹ

تعلیم دولت مشترکہ کے ممالک کی یونیورسٹیز میں میڈیسن اور dentistry میں وظیفہ ایک سال کے لئے ہوگا۔ اس میں توسیع ممکن ہے دوسرے سال یا اس کے کسی حصہ کے لئے امیدوار مرد و زن کا پاکستانی ہونا ضروری ہے وظیفہ آمد و رفت نیز وہاں رہائش و خوراک اور تعلیمی اخراجات کے لئے کافی ہوگا۔

شرائط ۱۔ عمر ۲۲ سال اور ۴۰ سال کے درمیان ۱-۱۰-۷۰ کو ۳۵ سال کا نہ ہو۔

۲۔ M.B.B.S کی ڈگری رکھتا ہو اور تمام امتحانات یونیورسٹی پہلی ہی دفعہ پاس کیا ہو۔ یعنی کسی امتحان پاس کرنے میں ایک سال سے زائد عرصہ نہ لگا ہو

۳۔ اچھا کھلاڑی اور سوسائٹی میں اچھا درجہ رکھتا ہو۔

فارم درخواست ذیل کے افراد وغیرہ سے حاصل کریں۔ اپنے پتہ کا لفافہ بڑا سائز ۷۵-۱ روپیے کے ٹکٹ لگا کر بھیجدیں۔

۱۔ ڈاکٹر ایس حق اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ۔ ہیلتھ ڈویژن اسلام آباد

۲۔ ڈائریکٹر سنٹرل ہیلتھ اسٹیبلشمنٹس (Establishments) پاک سیکرٹریٹ فریئر روڈ کراچی۔ نیز صوبائی ہیلتھ ڈائریکٹریٹ سے ہر درخواست کے ہمراہ ۲/- روپے کا خزانہ کا چالان جو اس ہیڈ میں جمع ہونا چاہیے Head XLVI - MISC. (Health division)

۳۔ ہر پروفیشنل امتحان پاس کرنے کے ڈویژن کا سرٹیفکیٹ مصدقہ گزٹڈ افسر درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۳۰/۹/۷۰ (پ۔ ٹ ۱۷/۸)

سرگودھا ٹیکنالوجی انسٹیٹیوٹ میں داخلہ

ڈپلومہ کورسز ۱۔ ریڈیو و الیکٹرونکس ٹیکنالوجی ۱۵ ۔ ۲۔ الیکٹرک ٹیکنالوجی ۱۵ ۔ ۳۔ Wood ″ ۱۵

فارم درخواست مفت متعلقہ دفتر سے پراسپکٹس ۱/- ادا کریں۔ درخواست کے ہمراہ Detailed Marks تفصیلی نمبروں کا مصدقہ سرٹیفکیٹ بنام پرنسپل صاحب ۲۵/۸ تک پہنچ جائے۔ (پ۔ ٹ ۱۷/۸/۷۰)

ندائے آسمانی ۔۔ دنیائے اسلام کی مشکلات کا واحد حل

۵۰ صفحات قیمت فی نسخہ ۳۰ پیسے محصول ڈاک معاف حکیم عطاء اللہ زریں رقم ڈرگ کالونی ۵ کوارٹر ۱۵۵۹ کراچی ۲۵

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۷۵

میں زرینہ بیگم زوجہ محمد علی صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بازید خیل ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{99}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰ روپے

۲- زمین ۵ ۴ مرلے مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

۳- زیورات طلائی وزنی ۲ ½ تولے مالیتی -/۴۰۰ روپے۔

۴- سلائی مشین مالیتی -/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- زرینہ بیگم - بازید خیل ڈاکخانہ بڈھ بیر ضلع پشاور۔

گواہ شد- محمد علی (خاوند موصیہ) قائد ضلع پشاور۔

گواہ منظور احمد صدر جماعت احمدیہ بازید خیل ضلع پشاور۔

مسل نمبر ۲۰۱۱۲

میں عزیزہ بیگم بیوہ شیخ عبدالقادر مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{7}$ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد مکان واقعہ لاہور مالیتی -/۳۰۰۰ روپیہ

۲- زیورات طلائی وزنی ۱۰ تولے مالیتی -/۱۵۰۰ روپیہ

۳- حق مہر وصول شدہ مالیتی -/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ- عزیزہ بیگم ۵/۲ شیخ ریاض محمود ۳۵ ہائیڈ مارکیٹ لاہور۔

گواہ شد- چوہدری بشیر احمد صدر حلقہ سلطانپورہ لاہور۔

گواہ شد- شیخ ریاض محمود سیکرٹری امور عامہ حلقہ سلطانپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۱۱۶

میں رحمت بی بی بنت فضل کریم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پورہ ہیراں ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{7}$ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- جدی مکان واقعہ سیالکوٹ مالیتی -/۱۲۰۰۰ روپے۔ اسکے ¼ حصہ کی مالک ہوں۔

۲- زیورات طلائی فروخت شدہ مالیتی -/۱۶۰۰ روپے

۳- حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- رحمت بی بی پورہ ہیراں سیالکوٹ حال دار النصر غربی ربوہ

گواہ شد:- محمد ابراہیم صدر حلقہ دار النصر غربی ربوہ۔

گواہ شد:- عبدالرؤف ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دار النصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۲۶

میں صاحبزادہ محمد احمد لطیف ولد صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے نورنگ ضلع بنوں بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{7}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۲۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- صاحبزادہ محمد احمد لطیف اسسٹنٹ منیجر (لیبر) بنوں شوگر ملز سرائے نورنگ ضلع بنوں۔

گواہ شد:- صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد:- سید ہیبت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرائے نورنگ بنوں

مسل نمبر ۲۰۱۲۷

میں امۃ الباسط بنت قریشی عبدالغنی صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{7}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

دو انگوٹھیاں مالیتی -/۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:- امۃ الباسط غنی ربوہ

گواہ شد:- عبدالجلیل صادق لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد:- قریشی عبدالغنی دوکاندار (والد موصیہ) گولبازار ربوہ

مسل نمبر ۲۰۱۲۸

میں سیدہ ناصرہ لطیف بنت صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- زیور طلائی مالیتی -/۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سیدہ ناصرہ لطیف دار الصدر غربی (ب) ربوہ

گواہ شد:- صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف (والد موصیہ) دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:- قاضی عبدالسلام بھٹی صدر مربیان۔ دار الصدر شمالی۔ ربوہ

وزیر آباد

کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ صاحب ہاگور اور کس وزیر آباد سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتا ہے اس کا مال اس کی بقاء کا باعث ہوتا ہے

انسان کی اصل دولت وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الھمزۃ کی آیت یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ۔ اس آیت میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ روپیہ خرچ کرنے میں بُخل سے کیوں کام لیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ۔ وہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی بقاء کا باعث ہوگا۔ یعنی مالدار لوگوں میں بُخل کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے دلوں میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جمع کیا ہوا مال ہمارے خاندان کی عزّت کا موجب ہوگا اسی وجہ سے وہ تکالیف برداشت کرتے ہیں مگر روپیہ خرچ نہیں کرتے۔ ایک ادنیٰ بخیل کے ذہن میں تو یہ بات ہوتی ہے کہ میں آج سے دس سال کے بعد اپنے بیٹے کی شادی پر یا اپنے مکان کی تعمیر پر روپیہ خرچ کروں گا مگر بڑے بخیل کے ذہن میں یہ بات نہیں ہوتی وہ چاہتا ہے کہ میں بھی روپیہ جمع رکھوں، میری اولاد بھی روپیہ جمع کرتی جائے اور اس کی اولاد بھی روپیہ جمع کرتی جائے تاکہ ہمارے خاندان کا نام اور اس کی شہرت قائم رہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ مال رہنے کی وجہ سے ہمارے خاندان کو دائمی عزّت حاصل ہو جائے گی حالانکہ اگر وہ سوچے تو اسے روزانہ یہ نظارے نظر آسکتے ہیں کہ ایک شخص بڑی مشکل سے روپیہ جمع کرتا ہے وہ خود بھوکا رہتا ہے، پیاسا رہتا ہے، ننگا رہتا ہے، بیمار رہتا ہے مگر روپیہ خرچ نہیں کرتا۔ چاہتا ہے کہ اس کے پاس کافی مال جمع ہو جائے مگر جب مر جاتا ہے تو اس کی اولاد تمام روپیہ عیّاشی میں برباد کر دیتی ہے۔

.... ایسے ایسے بخیل بنئے جو ساری عمر دال سے بھی روٹی نہیں کھاتے اور روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں ان کی اولادیں جُوئے اور سٹّہ میں سب روپیہ برباد کر دیتی ہیں۔ پس فرماتا ہے یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ قائم رکھے گا حالانکہ مال قائم نہیں رکھتا بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل قائم رکھتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مَیں نے کسی نیک آدمی کی اولاد کو سات پشت تک فاقہ کرتے اور بھیک مانگتے نہیں دیکھا حالانکہ کئی کروڑ پتی ایسے ہوتے ہیں جن کی اولادیں اپنی زندگی کے دن فاقوں میں بسر کر دیتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ سے تعلق ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو خلود بخشتا ہے۔ جو شخص انفاق فی سبیل اللہ سے کام لیتا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرتا رہتا ہے وہی شخص ہے جس کا مال اس کی بقاء کا باعث ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا بتاؤ کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جسے اس کے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہمیں اپنے مال سے اپنے وارث کا مال زیادہ محبوب ہو ہمیں تو وہی مال پسند ہوتا ہے جو ہمارا اپنا ہو۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر یاد رکھو تمہارا مال وہی ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو ورنہ جو کچھ تمہارے مال میں سے باقی رہ جاتا ہے وہ تمہارا نہیں بلکہ تمہارے ورثاء کا ہے کیونکہ تمہاری آنکھ کے بند ہوتے ہی اس پر قبضہ کر لیا جاتا ہے، (مشکوٰۃ کتاب الرقاق فی النصائح) یہ حدیث اسی مضمون کو بیان کرتی ہے کہ مال وہی کام آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا گیا ہو کیونکہ دوسرا مال تو غیروں کے کام آتا ہے اور یہ مال انسان کے اپنے کام آتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الھمزۃ صفحہ ۱۱۱-۱۱۲)

ہمارے تاجر حضرات کیلئے قُربِ الٰہی کا ذریعہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تاجر حضرات کے بارہ میں زرّیں ارشادات۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہر شخص (تاجر) یہ عہد کرے کہ میں ہفتہ کے دن پہلا سودا (گاہک کا منافع) خدا تعالیٰ کے نام پر کروں گا۔"

۲۔ "ہر ہفتہ کے دن اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ دیکھو! آج خدا تعالیٰ کے سودے کے لئے دسؔ روپے کا گاہک آتا ہے یا دوؔ پیسے کا گاہک آتا ہے۔"

۳۔ "اب تو تاجر سارا دن بیٹھا رہتا ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف کوئی توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی۔"

۴۔ "اس طرح (تاجر) قدم بقدم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔"

۵۔ "اس (تاجر) کا فرض یہی ہے کہ وہ ہفتہ کے پہلے سودے (گاہک) کا منافع مساجد (ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے دیدیا کرے۔"

اللہ تعالیٰ ہمارے تاجر حضرات کے اموال و اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سیکرٹریانِ مال متوجہ ہوں

مورخہ ۲ تا ۸ رتبوک (ستمبر) مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام "عظیم الشان پروگرام نمبر ۱" کے تحت ہفتہ مال و وقفِ جدید منایا جا رہا ہے۔ چندہ وقفِ جدید کی وصولی اور ترسیل بڑی ذمہ داری کا کام ہے اس لئے آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان ایام میں اطفال الاحمدیہ سے مکمل تعاون حاصل کرکے وصولی اور ترسیل کا کام اپنی زیرِ نگرانی کروائیں اور اس طرح اپنی جماعت کی مجلس اطفال کو بھی آگے بڑھنے میں مدد دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری مال و وقفِ جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدینِ مجالس سے گزارش

ماہِ ظہور (اگست) ختم ہو رہا ہے ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی رپورٹ کارگزاری بابت ماہ جولائی جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

نیز بعض مجالس نے ابھی ماہ مئی اور جون کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد تیار کر کے مرکز کو بھجوا کر مشکور فرمائیں مرکز کو آپ کی رپورٹ کارگزاری کا شدت سے انتظار ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸